انوارِ شریعت
سُنّی دَارُالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ

جامع الفتاویٰ

المعروف

انوارِ شریعت

حصہ نہم تا شانزدہم

از افادات

- مجدد اسلام شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

الناشر: سنی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ———— سنہ ۱۹۷۲ء سنہ ۱۳۹۲ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سُنّی دار الاشاعت ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— قسم اول مجلد ۱۶ روپے

مجلّد چرمی ۲۵ روپے

کیفیت مناظرہ مابین حنفی وہابی موضع آوان علاقہ کپورتھلہ ۵ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

زیر صدارت چوہدری فضل محمد آنریری مجسٹریٹ

اعتراض وہابی نجدی ایڈیٹر اخبار محمدی۔

ملتانی صاحب :۔ تقلید شخصی کا واجب ہونا ثابت کریں۔

جواب ملتانی :۔ ہاں جی لیجئے اور غور سے سنئے۔

دلیل ۱ :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ قال اللّٰہ تعالیٰ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔ پارہ ۱۱۔

دلیل ۲ :۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پارہ ۵۔

دلیل ۳ :۔ وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ سورۃ النساء پارہ ۵۔

دلیل ۴ :۔ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔

دلیل ۵و۶ :۔ اِتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ۔ سورہ یوسف۔

دلیل ۷ :۔ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِکَ فَاتَّبِعْنِیْٓ اَھْدِکَ صِرَاطًا سَوِیًّا ۔ سورہ مریم پارہ ۱۶۔

حاشیہ صفحہ ۴۴۴ :۔ امام عاشب نبی و نائب نبی صاحب شریعت است نہ صاحب مذہب زیرا کہ مذہب نام است کہ بعض امتیاں را در فہم شریعت کشادہ شود۔ بعقل خود چند قاعدہ قرار دہند۔ کہ موافق آں قواعد استنباط مسائل شرعیہ از ماخذاں نمائند صفحہ ۲، تحفہ اثنا عشریہ کید ۲۵۔

دلیل ۸: لقولہٖ تعالیٰ وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۞ سورۃ انبیاء۔

دلیل ۹: لقولہٖ تعالیٰ یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ۔ سورہ بنی اسرائیل۔

دلیل ۱۰: لقولہٖ تعالیٰ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ سورہ آل عمران پارہ ۳۔

دلیل ۱۱: لقولہٖ تعالیٰ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا

تنقیح

ان آیات بینات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص مہاجرین و انصار اور ان کے متبعین کی تقلید یعنی پیروی کرتا ہے وہ قطعی جنتی اور فوزاً عظیماً کے مصداق ہے اور آئمہ دین کی اطاعت عین اطاعت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اور اطاعت آپکی عین اطاعت خداوند کریم لایزال کی ہے اور اولے الامر ولیستنبطونہ سے مراد آئمہ مجتہدین رحمہم اللہ ہیں اور یہی اصح مذہب ہے۔

اور تقلید شخصی وہ چیز ہے کہ جس کے سوا دین و دنیا کا نظام قائم رہ ہی نہیں سکتا اور تقلید شخصی تو صاحب آیت اتبع سبیل من اناب الی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون واجب ثابت کر رہی ہیں اور بلند آواز سے کہہ رہی ہیں کہ جو شخص بھی کسی نیک بندے کی پیروی کرے گا وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ اس آیت میں کسی صاحب منصب کا نام نہیں لیا گیا۔ اور یہ وہ تقلید ہے جس سے ہمارے سردار سلطان الانبیاء محمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود زیر حکم خداوند کریم ہو کر اتبع ملۃ ابراھیم حنیفاً۔ کا خطاب حاصل کیا اور تمام انبیاء علیہم السلام بھی اسی حکم کے زیر چلے اور جسقدر سلطنتیں اسلامی عالم دنیا میں ہوئی ہیں سب کی سب حلقۂ تقلید میں رہی ہیں اور بروز حشر و نشر بھی اعمال صالحات وسیئات کا موازنہ بھی تقلید شخصی پر ہوگا اور اب تک کسی شخص نے تقلید شخصی سے انکار نہیں کیا اور جس نے کیا وہ ایندھن جہنم ٹھہرا۔

صدر صاحب

مولوی صاحب آپ کا وقت ختم۔

اعتراض وہابی

ان آیات کو ہم مانتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی اتباع کو ہم عین ایمان سمجھتے ہیں۔

ملتانی صاحب: اول تو تقلید کے معنی بتائیں اور غیر نبی کی تقلید کا ثبوت دین میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔

جواب از ملتانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر۔ نقل از ترمذی و مشکوٰۃ۔

عن حذیفۃ الیمان اقتدوا بالذین ابی بکر و عمر۔ مشکوٰۃ فصل ثانی مناقب ابوبکر الصدیق و عمر رضی اللہ عنہما۔

فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

نقل از مشکوٰۃ مناقب اصحابہ فصل ۳۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جمعتکم فاقتلوہ رواہ مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ و مشکوٰۃ باب امارت۔

ما ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و حض علی اتفاق اھل العلم و ما اجمع علیہ الحرمان مکۃ والمدینۃ و ما کان بھا من مشاھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمھاجرین والانصار

ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ تقلید صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہر مسلمان پر واجب ہے اور حضرت ابوبکر الصدیق و عمر فاروق و عثمان ذوالنورین و حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہرگز نبی نہ تھے اور نہ ہی انہوں نے کبھی دعوٰی نبوت کا کیا ہے اور علاوہ اسکے ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص بھی کسی صحابی کی پیروی کرے گا وہ ضرور جنت میں جائے گا اور نیز حکم ہوتا ہے کہ تم اتباع علمائے مکہ اور مدینہ کی کرنی ہو گی اور اسی پر اجماع ہو چکا ہے۔ اور جو شخص کسی امام کی تقلید سے روکے اور اس سے اسکو ہٹا دے تو وہ شخص مستوجب سزا و قتل کے ہوگا۔

اور تقلید* کے معنے اتباع و پیروی کے ہیں چنانچہ ذیل کی عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے وھو ہذا۔

* اور تقلید کے معنے جواز اپیروی کرنے کے ہیں ۱۲۔

اَلتَّقْلِيْدُ اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَيْرَهٗ فِيْمَا سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَوْفِيْ فِعْلِهٖ عَلٰى زَعْمِ اَنَّهٗ مُحِقٌّ بِلَا نَظْرٍ فِي الدَّلِيْلِ باب متابعۃ اصحاب رسول اللہ صلی مع نامی، صفحہ ۸۹ حاشیہ ۵۔

آواز صدر صاحب! ملتانی صاحب: وقت ختم۔

مولوی اہلحدیث صاحب: فرمایئے کہ اب تو اتباع یعنی تقلید غیر انبیاء کی ثابت ہوئی یا نہ ہوئی۔ اب تو مان لیجئے۔

جناب من! مانتا ہوں۔ صدر صاحب: اچھا اگر تم مانتے ہو تو دستخط کر دیجئے۔ (اہلحدیث) میں دستخط ہرگز نہ کروں گا۔ میں تو دہلی کا رہنے والا ہوں۔ اور ایڈیٹر اخبار محمدی کا ہوں۔ اور امام صاحب کوئی صحابی تو نہیں تھے۔

ملتانی: ہاں! بیشک صحابی تو نہیں لیکن تابعی[3] ہونے میں بھی شک نہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص ایمان سے مجھ کو دیکھے یا میرے دیکھنے والے کو دیکھے تو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور امام صاحب نے کئی صحابہ کو دیکھا اور عین العلم شرح زین الحلم میں لکھا ہے کہ جو شخص امام صاحب کی اتباع کرے گا وہ ضرور جنتی ہوگا۔

وَكَانَ يَقُوْمُ كُلَّ اللَّيْلِ وَسَمِعَ هَاتِفًا فِي الْكَعْبَةِ اَنْ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ خَلَصْتَ خِدْمَتِيْ وَاَحْسَنْتَ مَعْرِفَتِيْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنِ اتَّبَعَكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ نقل از عین العلم شرح زین الحلم ملا علی قاری صفحہ ۱۷، ۱۸ یعنی وَكَانَ عَلٰى مَنْ هَبَكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ۔

اعتراض وہابی: جو کہ ملتانی صاحب کہہ رہے ہیں سب غلط ہے یہ تقلید دوسری صدی سے چلی ہے

---

[3] نوٹ: امام ابو حنیفہ علیہ الرحمت بدعائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہر کوفہ میں جب کہ آپکے والد نعمان بن ثابت کی عمر ۷۰ سال کی تھی پیدا ہوئے اور اس شجرہ سے منسلک ہوئے اسمٰعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان اور بعض نے یوں لکھا ہے۔ نعمان بن ثابت بن زوطی اصل نام طاؤس بن یحییٰ بن زید بن راشد انصاری۔ امام صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر ۹۳ سال اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی عمر ۹۱ سال اور ابو الطفیل بن عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کا انتقال یکصد ہجری میں ہوا۔ پس ان کی اور چند اصحابیہ کی امام ممدوح نے آغاز جوانی میں ملاقات فرمائی اور پکے تابعی ہوئے اور اس حدیث صحیح کے مصداق ہوئے۔

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ (ترمذی، ومشکوٰۃ مناقب اصحابہ فصل ۲)۔

پہلے اسکا کہیں نام ونشان نہ تھا چنانچہ عقد الجید وغیرہ میں ہے۔

جواب از ملتانی :۔ یہ وہ مذہب نہیں جسکو تو بگاڑ سکے۔ کدھر ہے خیال تیرا اتنی تیری مجال نہیں۔ مولوی صاحب عقد الجید میں تو تقلید شخصی کو مصلحت عظیمہ اور اس سے انکار کنندہ کو مفسد اور خارج از اہلسنت وجماعت سے گنا ہے۔

اِنَّ فِی الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ مَصْلِحَةً وَفِی الْاِعْرَاضِ عَنْهَا كُلِّهَا مُفْسِدَةً كَبِيْرَةً ص ۳۱۔

اور صفحہ ۳۲ میں ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم اور واقعی انتظام تقلید شخصی کا پورے طور دوسری صدی میں ہوا اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تقلید پہلے نہ تھی جیساکہ خود شاہ صاحب نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے اور یہ مسئلہ بھی الانصاف کہ صفحہ ۵۹ پر ہے اور اسی کتاب میں لکھا ہے کہ امام بخاری جیسوں کو بھی سوائے تقلید شخصی کے چارہ نہ رہا۔ اور اس فضل الٰہی سے انکار محال ہے۔

اور تفسیر احمدی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۹۱ میں لکھا ہے کہ صحابہ کبار بھی ایک دوسرے کی تقلید کے سوا نہیں چلتے چلتے تھے۔ وہو ہذا۔

لان الصحابة يقلدون عن معاوية مع ان الحق كان لعلی فی نوبته والتابعين كانوا يقلدون من حجاج مع انه كان سلطانا جائرا۔ اور نیز اسی تفسیر صفحہ ۵۲۶ میں ہے قد وقع الاجماع علی ان اتباع انما يجوز لاربعة فلا يجوز الاتباع لمن حدث مجتهد اللھم۔ اور غنیہ صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ اسلامیہ لاہور میں خود حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بایں الفاظ امام احمد حنبل کا مقلد ہونا تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِیُّ وَاَمَاتَنَا عَلٰی مَذْهَبِهٖ اَصْلًا وَفَرْعًا وَحَشَرَنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ ۱ لخ اور علاوہ اسکے پیشوا غیر مقلدین وحید الزمان صاحب کے کتاب نزل الابرار جلد ا صفحہ ۷ میں یوں لکھا ہے۔

لَابُدَّ لِلْعَامِیِّ مِنْ تَقْلِيْدِ مُجْتَهِدٍ اَوْ مُفْتِیْ اور کتاب صراط مستقیم صفحہ ۸۷ فارسی مطبوعہ میرٹھ مترجم

صفحہ ۶، میں مولوی اسمٰعیل قتیل تمہارے مقتداء بایں الفاظ تحریر کرتے ہیں۔ در اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است۔ آواز صدر صاحب۔

مولوی ملتانی صاحب:۔ آپ اس مسئلہ کو چھوڑیں۔ نمبر دوم فرقہ ناجیہ پر بحث کریں۔

جواب ملتانی:۔ اچھا حضرت۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم حاضرین جلسہ یاد رکھیں کہ ہم ہی لوگ اہلسنت وجماعت فرقہ ناجیہ وَمَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کے مصداق ہیں اور یہ فرقہ وہابیہ غیر مقلدین ہرگز فرقہ ناجیہ نہیں بن سکتے کیونکہ انکے عقائد و مسائل خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف پر ہیں۔ چنانچہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال لانا بیل و گدھے کے خیال سے نہایت بدتر ہے۔ دیکھو کتاب صراط مستقیم ظلمات بعضہا فوق بعض صفحہ ۹۵ مطبوعہ میرٹھ۔

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر است۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کیا مخاطب ایمان سے کہیے اس میں توہین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہیں پائی جاتی کیا یہ الفاظ حضور کے شان اقدس میں کہنے جائز ہیں۔ کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال نماز میں لانا تو رنڈی زانیہ و گدھے و بیل سے بدتر ہے تو پھر صاحب تقویۃ الایمان میں صفحہ ۶۰ میں لکھتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت بڑے بھائی جیسی کرنی چاہیئے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں اور یہ مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا ہو اللہ کے شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کہتا ہے کہ میری لاٹھی نبی سے اچھی ہے۔ اور اگر مجھے طاقت ہو تو میں ان کے روضے کو ملیا میٹ کر دیتا اور جن کا نام محمد و علی ہیں ان کو کچھ اختیار نہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ اپنی ترک اسلام صفحہ ۲۲ مطبوعہ امرتسر صفحہ ۱۹۲ میں یوں لکھا ہے۔ اگر کوئی سچی توبہ کرے تو وہ بخشے تو سچ سمجھیے کہ ہمارے ہاں بنئے بقالوں سے کہیں بڑھ کر کنجوس اور سخت دل ہو گا۔ من عندہ۔ اور وحید الزمان صاحب غیر مقلد حاشیہ قرآن آیۃ الکرسی پر لکھتے ہیں کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے کرسی پر پاؤں رکھے ہوئے ہیں۔ کرسی چیں چیں کرتی ہے اور وحید الزمان یہ بھی کہتا ہے کہ صحابہ نا مرد فاسق تھے۔ کتاب نزل الابرار جلد ۳ صفحہ ۱۱ میں ملاحظہ کریں۔

پس کیا ناظرین انصاف فرمائیں گے کہ ایسے لوگ بھی ناجی کہلانے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں

(آواز صدر وقت ختم)

اعتراض وہابی:۔ ہم ایسے لوگوں کو نہیں مانتے اور خود احناف کی کتابوں میں ایسے واہی تباہی سے مسائل ہیں جو بیان کرنے سے شرم آتی ہے۔ یہ میرے سامنے ہدایہ و شامی و قاضی خاں پڑا ہے ان میں لکھا ہے کہ جو شخص کہ محرمات ابدی کے ساتھ نکاح کر کے وطی کرے تو اس پر کوئی حد یعنی سزا نہیں اور مشت زنی کرنے میں کوئی عیب نہیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب از ملتانی:۔ واہ جی واہ سچ ہے ؎

گو چاٹ بیٹھے ساری سیاہی کتاب کی
ہرگز نہ ہوئے مولوی عالیجناب کرم

مولوی معترض صاحب:۔ جی یہ کہاں لکھا ہے کہ ماں و بہن کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ یہاں تو لکھا ہے کہ اگر کسی نالائق نے ایسا کام کیا تو اسکو حد سو درہ یا اسی درہ نہ مارا جائے بلکہ اسکو قتل کیا جائے چنانچہ اسی عبارت کے ذیل میں باریک لفظوں میں دیکھ لیجئے اور جو قاضیخاں و شامی نے مشت زنی کی نسبت لکھا ہے وہ محض تمہارے مذہب کا مسئلہ ہے چنانچہ مطبوعہ شاہجہانی میں محدث صدیق خاں صاحب دہلی مشت زنی کو واجب لکھتے ہیں، بالجملہ استنزال منی بکف یا بچیزے از جمادات مندوب است بلکہ گاہے گاہے واجب گردد۔ اور صاحب نزل الابرار جلد ۲ صفحہ ۴۷ نیز اسکو جائز لکھا ہے۔ اور اسی جلد صفحہ ۶۶ میں اپنی عورت کے ہاتھ سے مشت زنی کروانا جائز بکراہت لکھا ہے اور جلد اول میں لکھا ہے کہ منی پاک ہے وَالْمَنِيُّ طَاهِرٌ سَوَاءٌ رَطْبًا أَوْ يَابِسًا مُغَلَّظًا أَوْ غَيْرَ مُغَلَّظٍ وَ غَسْلُهُ أَزْكَى وَأَنْقَى اور اسی کتاب جلد ۳ صفحہ ۹۴ میں لکھا ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسق و فاجر تھے اِنَّ مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْ هُوَ فَاسِقٌ كَالْوَلِيْدِ وَ مِثْلُهُ يُقَالُ فِيْ حَقِّ مُعَاوِيَةَ و عمرو و مغیرہ و سمرہ اور اسی کتاب جلد ۵ صفحہ ۳۷ میں لکھا ہے کہ امیر معاویہ کا قول و فعل حجت نہیں اور ایسا ہی ان کے وزیروں و مشیروں کی عدالت غیر معتبر ہے۔

وَأَمَّا الْمُعَاوِيَةُ فَلَيْسَ قَوْلُهُ وَفِعْلُهُ حُجَّةً حَيْثُ صَدَرَتْ عَنْهُ أَقْوَالٌ وَأَفْعَالٌ تُخِلُّ بِعَدَالَتِهِ وَ عَدَالَتِ عمرو بن العاص وزیرہ و مشیرہ۔

میرے مخاطب صاحب سنا اور اپنے گھر کا پتہ چلا اور اپنے ڈھول کا پول کھلا اور دستی مشین کے چلا

کا علم ہوا۔ ہاں اگر اس سے زیادہ اپنے گھر کی حقیقت کا پتہ لینا ہو تو خادم شریعت کے دفتر سے کتاب سیف الابرار علی آفت الاشرار منگا کر مطالعہ کریں اور چپنی میں پانی ڈال کر خود نہائیں یعنی ڈوب مریں۔ فقط

آواز صدر:۔ وقت مناظرہ ختم

فیصلہ منصف

ہم نے آج مورخہ ۱۸ اسوج سنہ ۱۹۸۰ بکرمی بوقت بارہ بجے دوپہر موقعہ مناظرہ فرقہ مقلدین وغیر مقلدین موضع آواں تحصیل بھولتھ ریاست کپور تھلہ بآدائیگی فرائض خود برائے حفظ امن پہنچکر فرقہ مقلدین میں سے سید محی الدین ولد سید نواب شاہ سکنہ آواں اور غیر مقلدین میں سے عطا محمد ولد مقبول شاہ سکنہ آواں ذمہ داران مدعوعان مناظرین سے مچلکہ برائے حفظ امن مبلغ ایک ایک ہزار روپیہ لے کر اجازت مناظرہ دی۔ فریقین نے برضا مندی خود مجھے ثالث وصدر منتخب کیا اور مندرجہ سوالات تحت مباحثہ فریقین مقرر ہو کر مجلس مناظرہ بعد از نماز مغرب بوقت ۸ بجے شام منعقد ہوئی۔

عہ الف:۔ بذمہ فرقہ غیر مقلدین کے اپنے آپ کو فرقہ اہلسنت وجماعت میں انہی کی کتابوں سے داخل ہونا ثابت کریں گے اور فرقہ مقلدین اہلسنت وجماعت فرقہ غیر مقلدین ہی کی کتابوں سے تردید کرینگے۔

عہ ب:۔ بعدہٗ فیصلہ مسئلہ اعتقادیہ منت غیر اللہ حلال ہے یا حرام پر مباحثہ ہوگا۔

عہ ت:۔ بعد ازاں مسجدوں میں غیر اللہ کا ورد جائز ہے یا نہیں زیر مباحثہ آئے گا۔

فرقہ مقلدین اہلسنت وجماعت کی طرف سے مناظر مولوی محمد نظام الدین صاحب ملتانی وزیر آبادی اور فرقہ غیر مقلدین کی طرف سے مناظر مولوی محمد صاحب دہلوی مندرجہ بالا سوالات پر برائے مناظرہ کھڑے ہوئے اور مناظرہ شروع ہوا۔ اول مولوی محمد نظام الدین صاحب مناظر اہلسنت وجماعت نے اعلان مناظرہ کیا۔ اور مناظر صاحب غیر مقلدین سے سوال عہ الف کا ثبوت طلب کیا لیکن مناظر صاحب غیر مقلدین اصل مسئلہ سے تجاوز کر کے مسئلہ تقلید پر بولتے رہے۔ باوجود اصرار کے کہ آپ اصل سوال الف کا ثبوت دیں وہ مسئلہ تقلید پر ہی اڑے رہے۔ جس پر مناظر صاحب اہلسنت وجماعت نے مسئلہ تقلید پر تقریر کی اور تقلید آئمہ مجتہدین کا وجوب قرآن اور حدیث سے ثابت کر دیا۔ جسکو مناظر صاحب غیر مقلدین اور سامعین نے تسلیم کر لیا۔ بعد ازاں اصل مسئلہ سوال عہ الف پر مناظرہ کا حکم دیا گیا۔ لیکن مناظر صاحب غیر مقلدین اپنے آپ کو اپنی کتابوں سے اہلسنت وجماعت ہونا ثابت کرنے سے قاصر رہے۔ اور مناظر صاحب اہلسنت وجماعت نے غیر مقلدین ہی کی کتابوں سے ان کو دائرہ اہلسنت وجماعت سے

خارج ہونا بدلائل قویہ ثابت کر دیا جس پر مناظر صاحب اہلسنت وجماعت نے خوش اسلوبی سے بدلائل قاطعہ جواب دیا۔ مناظر صاحب غیر مقلدین بجائے اسکے کہ وہ اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت ہونا ثابت کرتے فضول نکتہ چینیوں پہ اتر آئے جو کہ ہمارے خیال میں مخرب اخلاق ونقص امن کا باب اول تھیں۔ اسلئے مناظرہ بوقت ایک بجے شب بند کرا دیا گیا۔ ہم مورخہ ۱۹ اسوج ۸۰ءء بوقت ۸ بجے صبح بحیثیت ثالث وصدر فیصلہ بخلاف فرقہ غیر مقلدین کے وہ اپنے آپ کو مطابق سوال الف کے اپنی کتابوں سے اہلسنت وجماعت ہونا ثابت نہیں کر سکے بحق اہلسنت وجماعت کو فرقہ غیر مقلدین کو مطابق سوال الف دائرہ اہلسنت وجماعت سے خارج ان کی کتابوں سے بدلائل قویہ ثابت کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔

بعد ازاں مولوی محمد نظام الدین صاحب مناظر اہلسنت وجماعت نے غیر مقلدین سے مجالست وموانست اور مساجد اہلسنت وجماعت میں ان کے نماز پڑھنے پڑھانے وغیرہ کی ممانعت کی تاکید فرمائی۔ ہم نے علماء صاحبان فریقین کو ۹ بجے صبح رخصت کر کے عام مجمع کو انتشار کا حکم دیا۔ مناظرہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۹ اسوج ۸۰ءء۔

دستخط چوہدری فضل محمد خاں آنریری مجسٹریٹ وصدر مجلس مناظرین وغیر مقلدین موضع آواں تحصیل ہولیۃ ریاست پٹیالہ۔

سوال:۔ از جانب مولانا مولوی مسعود صاحب ازالہڑ ضلع سیالکوٹ۔

آجکل فرقہ وہابیہ نے یہ فساد برپا کر رکھا ہے کہ حنفی کہلانا حرام ہے اسکا کوئی ثبوت نہیں اہلحدیث کہلانا چاہئیے۔ لہذا مہربانی فرما کر اسکا جواب دیں۔ فقط۔

ء توبہ نامہ:۔ میں محمد ابراہیم ولد کریم بخش سائن تلونڈی سپاہی ہل اجنالہ کا ہوں۔ جو مناظرہ یکم اپریل ۱۹۳۴ءء کو مابین فرقہ وہابیہ حنفیہ یا رسول اللہ کے جواز وعدم جواز پر واقع ہوا۔ میں نے اس مناظرہ کو سنا اور حق مجھ کو حنفیہ کی زبان سے ثابت ہوا اب مذہب دانستہ باطل مذہب یعنی فرقہ وہابیہ میں رہنے کو گناہ سمجھتے ہوئے مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب ملتانی و مولوی محمد حسین کے ہاتھ پہ توبہ کرتا ہوں اور اب وہابی مذہب سے بیزار ہوں مجھے حنفی بھائی مذہبی رو سے حنفی شمار کریں اور میرے نزدیک وہابی مذہب ہزار مرتبہ نعوذ باطل ہے۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ مولوی صاحبان نے مجھے گمراہ فرقے کے جال سے نکال لیا ہے۔ تمام حنفی بھائی میرے لئے استقامت الی مذہب حنفیہ کی دعا فرمادیں فقط والسلام۔ گواہ شد رنگعلی بقلم خود۔ گواہ محمد حسین مدرس اول مدرسہ عربیہ نورپور ضلع گواہ شد امانت علی بقلم خود۔

جواب: حنفی کہلانا چاہیئے کیونکہ جو حنفی ہوگا اس میں وصف حقیقی اہلحدیث کی بھی آجاتی ہے اور خداوندکریم نے تمام انسانوں کو ملت حنیف پر ہی پیدا فرمایا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام و اصحابہ کرام و اولیاء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی ملت و دین ومذہب پر تھے اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ نے بھی اسی ملت پر پورا پورا قبضہ کیا تو انکی وصف کنیت خود بخود ابوحنیفہ ہوگئی اور اس سے کسی فرد نے انکار نہیں کیا مگر جس پر شیطان لعین نے اپنا تسلط و قبضہ کرلیا اور یہ وہ دین ومذہب و ملت حنیف ہے جسکو خداوندکریم و نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی عزت و شان سے بیان فرماکر اسکے متبعین کو لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا سرٹیفکیٹ عطا کیا اور مذہب اہلحدیث کا شرعًا کوئی اصل نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی اہل تاریخ نے اسلامی فرقوں میں کسی وصف نیک کے ساتھ فرقہ اہلحدیث گذاری اور حنفی کہلانا اور حنفی ہونا تو ذیل کے دلائل سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہو ہذا۔

دلیل ۱: قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (پ ۴ ع ۱)

حَنِيْفًا حَالٌ مِنَ الْمِلَّةِ حَقِيْقَةً۔

دلیل ۲: وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۔ حَنِيْفًا حَالٌ مِنَ الْمِلَّةِ حقيقة (پ ۵ ع ۱۵ سورة النساء)

دلیل ۳: ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

حَنِيْفًا حَالٌ مِنَ الْمِلَّةِ حَقِيْقَةً ۔ (پ ۱۴ ع ۲۲ سورت نحل)

دلیل ۴: اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اَيْ كُوْنِيْ عَلٰى دِيْنِ الْحَنِيْفِ (پ ۷ ع ۱۵)

دلیل ۵: وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ ۔ (پ ۳۰)

دلیل ۶: حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (پ ۱۷ ع ۱۰ سورة حج)

---

۱ ترجمہ: کہہ اے رسول اے صاحب قرآن سچ کہا اللہ نے پس تابعداری کرو تم مذہب حنیف ابراہیم کی اور نہ تھا وہ مشرکین سے۔ حنیفا حال ہے ملت سے از روئے حقیقت کے اسے حال ہونے ملت کے حنیف۔

۲ ترجمہ: کون نیک تر ہے باعتبار دین کے جس نے منہ دھرا اللہ کے حکم پر اور تابعداری کی مذہب حنیف ابراہیم کی اور پکڑا ہے اللہ نے ابراہیم کا خلیل۔ حنیف حال ہے ملت سے از روئے حقیقت کے یعنی حال ہونے ملت کے حنیف۔

باقی اگلے صفحہ پر

دلیل ۷:۔ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ـــ حَنِيْفًا حَالٌ مِنَ الْمِلَّةِ حَقِيْقَةً ۔

دلیل ۸:۔ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

اور علاوہ ان دلائل کے حدیث قدسی میں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ فطرت ہی تمام انسانوں کی ملت حنیفت پر تھی لیکن ابلیس نے بعض آدمیوں کو اس سے پھیر دیا اور جہنمی بنادیا وہو ہذا۔ حدیث قدسی :۔ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيْطَانُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ ۔ الحدیث مسلم ومشکوٰۃ باب تغیر الناس سے آگے جو باب ہے اسکی فصل اول میں یہ حدیث درج ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۔ اور اہلحدیث کی نسبت حضرت امام اعمش استاد امام بخاری کے فرماتے ہیں مَا فِي الدُّنْيَا قَوْمٌ شَرٌّ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ ص ۱۲۹ دنیا میں کوئی قوم زیادہ شرارتی اصحاب الحدیثوں سے نہیں ہے۔ اور آگے اسی کتاب کے صفحہ میں ہے لَوْ كُنْتُ لِيْ اَكْلُبٌ كُنْتُ اَرْسَلْتُهَا عَلٰى اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ صفحہ ۱۲۹ کتاب شرف اصحاب الحدیث مصنف ابی بکر احمد بن علی خطیب حافظ البغدادی متوفی

پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ اپنے آپ کو مذہب حنفی کی طرف منسوب کرنا چاہیئے اور حنفی کہلانا چاہیئے اور اہلحدیث وغیرہ فرقوں میں نام زد نہ کرنا چاہیئے اور خاص کر فرقہ اہلحدیث تو اس عتاب الٰہی کے مورد ہو چکا ہے۔ چونکہ یہ لوگ جو آیات کفار کی نسبت نازل ہو چکی ہیں یہ لوگ ان کو بزرگان دین پر چسپاں کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتابیں ان پر ہی شاہد ہیں۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ

پچھلے صفحہ سے آگے :۔ ۷ ترجمہ :۔ پھر وحی بھیجا ہم نے طرف تیری یہ کہ تابعداری کر تو مذہب حنیف کی۔ حنیف حال ہے ملت سے از روئے حقیقت کے یعنی حال ہونے ملت کے حنیف :۔ ۸ حنیف مذہب ہو کر خالص اللہ کی عبادت کرو :۔ ۹ :۔ یعنی اے مسلمانوں حنفی مذہب ہو کر اللہ کی عبادت کرو اور مت شرک کرو ساتھ اسکے۔

احناف جمع حنفی کی ہے۔ اور حنفاء جمع حنیف کی ہے۔ اور حنیف کو حنیفی اور حنفی پڑھنا جائز ہے جیسا کہ مدنی کو مدنی کہا جاتا ہے۔ ۱۲